بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

جسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۱۔ اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۸ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ ۔ ۲ ظہور ۱۳۴۹ہش ۔ ۲ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل رات کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں ۔

کل مورخہ ۳۱ وفا کو مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے تمام اقوامِ عالم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ایک وحدت میں منسلک کرنے کے لئے اِس وقت جو عظیم مہم جاری ہے اس کا ایک اہم محاذ مغربی افریقہ ہے جہاں پر خلافتِ حقہ کے ذریعے آسمانی نشانات اور الٰہی تائید و نصرت کے بہت سے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں ۔ حضور نے فرمایا مجھے خوشی ہے کہ اس سلسلے میں میری تحریک پر جماعت کی بھاری اکثریت نے بڑی قربانیاں پیش کی ہیں لیکن اِس وقت غلبۂ اسلام کی مہم جس اہم اور نازک دور میں سے گزر رہی ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ ہم مالی اور جانی میدان میں انتہائی قربانیاں پیش کریں تاکہ جو کامیابیاں ہمارے لئے مقدر ہیں اور جس کے آثار ہمیں اب نظر آرہے ہیں اسے ہم بہت جلد اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکیں ۔

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس آج بعد نماز مغرب منعقد ہوگا

جیسا کہ پہلے بھی یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے آج مؤرخہ یکم ظہور (یکم اگست) بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت منعقد ہو رہا ہے جس میں مختلف دینی موضوعات پر اہم تحقیقاتی مقالے پڑھے جائیں گے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہو کر مستفید ہوں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ ہر ایک سچّی توبہ کرنیوالے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے

اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

"جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دُور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اِس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچّی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ پس یہ توبہ جو آج اس وقت کی گئی ہے یہ مبارک اور عید کا دن ہے۔ اور یہ عید ایسی عید ہے جو کبھی میسّر نہیں آئی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تھوڑے سے خیال سے ماتم کا دن بنا دو۔ عید کے دن اگر ماتم ہو تو کیسا غم ہوتا ہے کہ دوسرے خوش ہوں اور اس کے گھر ماتم ہو۔ موت تو سب کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن جس کے گھر عید کے دن موت ہو وہ کس قدر ناخوشگوار ہوگی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۱۵۵)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ظہور ۱۳۴۹ ہش

سورہ فاتحہ

قرآن کریم میں سورہ فاتحہ کا جو مقام ہے مسلمانوں نے ہر زمانہ میں اس کے تعین کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ عظیم الشان سورہ ایسی اہم ہے کہ پانچ وقتہ نماز میں ہر رکعت میں اس کا پڑھا جانا لازمی ہے یہاں تک کہ علماء کا ایک فرقہ تو امام الصلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بھی اس کا دہرانا لازمی قرار دیتا ہے حالانکہ قرآن کریم کی دوسری عبارتوں کا دُہرانا ایسی صورت میں ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ یہ ایک فقہی بحث ہے یہاں ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

سوال یہ ہے کہ سورہ فاتحہ میں وہ کیا بات ہے کہ اس کو اتنی اہمیت حاصل ہے۔ اکثر اہلِ علم حضرات کا فیصلہ ہے کہ اس سورہ میں قرآن کریم کا خلاصہ آ گیا ہے۔ جہاں ایک طرف یہ سورہ اللہ تعالےٰ کے وجود اور اس کے لاشریک اور قادر مطلق ہونے کے لئے بہترین دلائل پیش کرتی ہے وہاں یہ انسانوں کے اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے دعائیہ رنگ میں بہترین طریقہ بھی بتاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی بہترین صفت ان چند الفاظ میں بیان کی گئی ہے

الحمد للّٰہ ربّ العالمین

ان چند الفاظ پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کے واحد قادر مطلق ہونے کی صفت بیان کی گئی ہے بلکہ اس میں اللہ تعالےٰ کی صفت "لاشریک" کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ الحمد للّٰہ کے الفاظ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ حقیقی حمد اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہے۔ اس نے تمام مصنوعی خداؤں کی نفی ہو جاتی ہے۔ جب صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات حقیقی حمد کی لائق ٹھہری تو اس کا یہ مطلب ہُوا کہ کوئی چیز اس کے مقابلہ میں ایسی نہیں ہے جس کی حمد کی جائے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم کسی دوسری چیز کی تعریف بھی کریں تو وہ بھی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ سورج روشن ہے تو معاً سورج کے بنانے والے کی طرف توجہ مبذول ہو جاتی ہے۔ اور حمد کی مورد وہ ہستی ہی ٹھہرتی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا ہے۔ اسی طرح اگر آپ سیب کی تعریف کریں کہ کتنا اچھا رنگ روپ اور خوشبو رکھتا ہے اور اسکے کھانے سے کتنی فرحت اور قوت حاصل ہوتی ہے تو فوراً انسان سیب بنانے والے کا تصور دل میں جما لیتا ہے۔ اور وہ "حمد" جو سیب کی کی گئی ہے دراصل الحمد للّٰہ کے رُو سے اللہ تعالےٰ کی حمد بن جاتی ہے۔

الغرض الحمد للّٰہ کے الفاظ ہی شرک کی بہترین تردید کرتے ہیں۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی شئے یا وجود نہیں جس کی تعریف کی جائے کیونکہ ان کی تعریف بھی اللہ تعالےٰ ہی کی تعریف بن جاتی ہے۔ گویا سورہ فاتحہ کے پہلے الفاظ ہی نہ صرف شرک کی تردید کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کو ہی تمام تعریفوں کے لائق بیان کر کے اللہ تعالیٰ کی یکتائی پر مہرِ تصدیق ثبت کر دیتے ہیں۔

سورہ زیرِ نظر میں اللہ تعالےٰ کی چند بنیادی صفات بھی بیان کر دی گئی ہیں اوّلاً یہ کہ وہ ربّ العالمین ہے۔ دوم وہ رحمٰن ہے۔ وہ رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔ یہ چار صفات بنیادی صفات ہیں۔ اگر ہم ان صفات پر غور کریں تو ہم کو لازماً ماننا پڑتا ہے کہ حمد کے لائق جو وجود ہے اس میں یہ چار صفات ضرور ہونی چاہئیں کہ وہ دنیا کی ہر چیز کو پیدا کرنے۔ پرورش کرنے اور قائم رکھنے والا وجود ہے۔ وہ رحمٰن ہے یعنی ہر وجود کے پیدا کرنے۔ پرورش کرنے اور قائم رکھنے کے سامان اس نے پہلے ہی موجود و مہیّا کر رکھے ہیں۔ پھر ہر وجود جو جدوجہد کرتا ہے اس کا انعام بھی دینے والا وہی ہے یعنی وہ ربّ العالمین رحمٰن ہی نہیں ہے بلکہ رحیم بھی ہے۔ اور وہ

مالکِ یوم الدین

بھی ہے۔ ربّ العالمین جو خدا ہے وہی رحمٰن و رحیم ہے اور جو کچھ اس کائنات میں ارتقائی صورت میں وجود میں آتا ہے اور اس کے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس کا پرکھنے والا بھی وہی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ کائنات یونہی کھیل کے طور پر نہیں بنائی بلکہ اس کے سامنے ایک غرض و غایت ہے ورنہ وہ مالک یوم الدین نہ کہلاتا۔

(باقی)

دیارِ ربوہ کے رہنے والو

سُنو یہ کیسی حسین و دلکش کہیں سے آواز آ رہی ہے
کہ ارضِ ربوہ رسولِ بطحا کے نُور سے جگمگا رہی ہے
مسیحِ موعودؑ کے خزانے نگر نگر میں لُٹا رہی ہے
جو دُودھ اُترا ہے آسماں سے اُسے جہاں کو پلا رہی ہے

دیارِ ربوہ کے رہنے والو ہمیں دُعاؤں میں یاد رکھنا
ہمیشہ حق بات کہنے والو ہمیں دُعاؤں میں یاد رکھنا
ہر اِک کا دُکھ درد سہنے والو ہمیں دُعاؤں میں یاد رکھنا
یمِ محبّت میں بہنے والو ہمیں دُعاؤں میں یاد رکھنا

ہمیں بھی رُوحانیت کی اُن جانفزا ہواؤں میں یاد رکھنا
مثیلِ احمدؐ کے شہر کی کیف زا فضاؤں میں یاد رکھنا
دیارِ ہجرت کے زندگی بخش اجتماعوں میں یاد رکھنا
خدائے برتر سے اپنی پُرسوز التجاؤں میں یاد رکھنا

(محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے۔ مبلغ فجی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

روزنامہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے!

قسط ۲

زندہ اور کامل دین — اسلام

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

مذہب کی حقیقی غرض کو صرف اسلام ہی پورا کرتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مذہب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔.... اب دیکھنا چاہیئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں۔...... ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مُردہ مذہب ہے۔ ہم اس کتاب سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو مُردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے جو مُردہ خدا ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۱، ۲۳)

حقیقت یہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو ایک زندہ، حیّ و قیّوم، قادر و توانا، مجیب الدعوات، اپنے بندوں سے کلام کرنے والے، ان کی حاجتیں پوری کرنے والے اور ان کی مدد و نصرت کرنے والے خدا کا تصوّر دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن عظیم سے اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ ساری باتیں ثابت ہیں۔ ملاحظہ ہو :-

حیّ و قیّوم خدا

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

(البقرہ ع ۳۴)

"اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا پرستش کا (اور) کوئی مستحق نہیں۔ کامل حیات والا (اپنی ذات میں) قائم (اور سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔"

قادر و توانا خدا

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (البقرہ ع ۲)

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ (یوسف ع ۳)

یعنی "اللہ ہر (اُس) امر پر (جس کا وہ ارادہ کرے) یقیناً پوری طرح قادر ہے۔"

"اللہ اپنی بات (کو پورا کرنے) پر (کامل) اقتدار رکھتا ہے۔"

مجیب الدعوات خدا

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (البقرہ ع ۲۳)

"اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) مَیں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں۔"

دولتِ دیدار عطا کرنے والا خدا

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ (عنکبوت ع ۷)

"اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔"

ناصر خدا

وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (الروم ع ۵)

"اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔"

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۙ (المومن ع ۶)

"ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔"

پس اسلام خدا تعالیٰ کا جو تصوّر پیش کرتا ہے وہ انسان کے دل کو یقینِ محکم، محبتِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ اور توکّل کے نور سے منوّر و روشن کر دیتا ہے۔ اسلام میں ایسے بیشمار مقدس اور برگزیدہ بزرگانِ رحمان ہو گزرے ہیں اور ہزارہا اس وقت بھی موجود ہیں جنہیں خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہے، جو رؤیائے صالحہ اور کراماتِ صادقہ سے سرفراز ہیں۔ جنہوں نے خدائے جلیل و قدیر کی قادرانہ تجلّیات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہیں اور جو اُس خدائے ناصر کی عون و نصرت اور فتح و ظفر کے اَن گنت جلوے آئے دن دیکھتے ہیں۔ اِس زمانہ کا مامور و مرسل، سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم فرزند جلیل اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی معہود جس کا نام نامی اور اسم گرامی ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) قریباً نصف صدی تک تمام مذاہب کے لیڈروں کو بانگِ دُہل پکارتا اور للکارتا رہا کہ اُس حیّ و قیّوم اور قادر و توانا خدا کی مدد و نصرت صرف اسلام کے ساتھ ہے۔ کوئی آئے اور دکھلائے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے۔ آپؑ نے بے شمار بار غیر مذاہب کو روحانی مقابلہ کی دعوت دی (جیسا کہ آج بھی آپؑ کے مقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس روحانی چیلنج کو دنیا کے سامنے کئی بار دُہرا چکے ہیں) مگر کوئی مقابل پر آ کر اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہ کر سکا۔ حضور کس زور اور شان و شوکت سے اسلام کے مینارِ عالی وقار سے زندہ مذہب اسلام کی فضیلت و زندگی کا اعلان فرماتے ہیں :-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

(دُرِّ ثمین اردو)

آپؑ کے باطل شکن اعلانات ہر نئے روز نئی قوّت و قدرت اور خدائے ذوالجلال کے جمالی و جلالی کا مظہر بن کر ادیانِ باطلہ کے ایوانوں کو لرزہ براندام کرتے رہے۔ فرماتے ہیں :-

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اسلام ہے اور سچّا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴)

پھر فرماتے ہیں :-

"وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدا کی مُہر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ تا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے۔ سو یہ مذہب اسلام ہے۔ وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت

سچا مذہب ہے۔ سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ جن مذاہب کی محض قصوں پر بنا ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں۔ ان مذاہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں ہے۔ اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں۔ اگر وہ اس زمانے میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں۔ گویا اب کچھ بھی نہیں۔ سو سچا مذہب وہی ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے۔ غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۹)

نیز فرماتے ہیں:۔

"وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں بلکہ ایسا خدا ایک مردے کا جنازہ ہے۔ وہ صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے۔ سہارا الگ ہوا اور وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے اگر ان کو کچھ حاصل ہے تو صرف تعصب۔ اور حقیقی خدا ترسی اور نوع انسان کی سچی ہمدردی جو افضل خصائل ہے بالکل ان کی فطرت سے مفقود ہو جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹)

سچے مذہب کے لئے دو قسم کی فتح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ مذہب منجانب اللہ ہے دو قسم کی فتح کا اس میں پایا جانا ضروری ہے۔ اول یہ کہ وہ مذہب اپنے عقائد اور اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رو سے ایسا جامع اور اکمل اور اتم اور نقص سے دور ہو کہ اس سے بڑھ کر عقل تجویز نہ کر سکے اور کوئی نقص اور کمی اس میں دکھلائی نہ دے اور اس کمال میں وہ ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہو۔ یعنی ان خوبیوں میں کوئی مذہب اس کے برابر نہ ہو۔ جیسا کہ یہ دعویٰ قرآن شریف نے آپ کیا ہے کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ یعنی آج میں نے تمہارے لئے اپنا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور میں نے پسند کیا کہ اسلام تمہارا مذہب ہو یعنی وہ حقیقت جو اسلام کے لفظ میں پائی جاتی ہے جس کی تشریح خود خدا تعالیٰ نے اسلام کے لفظ کے بارے میں بیان کی ہے اس حقیقت پر تم قائم ہو جاؤ۔ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن شریف کا ہی ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ پس یہ دعوےٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا یہ اسی کا حق تھا۔ اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا جیسا کہ دیکھنے والوں پر ظاہر ہے کہ توریت اور انجیل دونوں اس دعوے سے دست بردار ہیں کیونکہ توریت میں خدا تعالیٰ کا یہ قول موجود ہے کہ میں تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو شخص اس کے کلام کو نہ سنے گا میں اس سے مطالبہ کروں گا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اگر آئندہ زمانہ کی ضرورتوں کی رو سے توریت کا سننا کافی ہوتا تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ کوئی اور نبی آتا اور مؤاخذہ الٰہیہ سے مخلصی پانا اس کلام کے سننے پر موقوف ہوتا جو اس پر نازل ہوتا۔ ایسا ہی انجیل نے کسی مقام میں دعویٰ نہیں کیا کہ انجیل کی تعلیم کامل اور جامع ہے بلکہ صاف اور کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا۔ اب دیکھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی توریت کو ناقص تسلیم کر کے آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنی تعلیم کا نامکمل ہونا قبول کر کے یہ عذر پیش کر دیا کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں ہے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ کامل تعلیم بیان کرے گا۔ مگر قرآن شریف نے توریت اور انجیل کی طرح کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا ...... پس اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ تعلیم کی رو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دوم پھر دوسری قسم فتح کی جو اسلام میں پائی جاتی ہے جس میں کوئی مذہب اس کا شریک نہیں اور جو اس کی سچائی پر کامل طور پر مہر لگاتی ہے اس کی زندہ برکات اور معجزات ہیں جن سے دوسرے مذاہب بکلی محروم ہیں۔ یہ ایسے کامل نشان ہیں کہ ان کے ذریعے سے نہ صرف اسلام دوسرے مذاہب پر فتح پاتا ہے بلکہ اپنی کامل روشنی دکھلا کر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یاد رہے کہ پہلی دلیل اسلام کی سچائی کی جو ابھی ہم لکھ چکے ہیں یعنی کامل تعلیم وہ درحقیقت اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ مذہب اسلام منجانب اللہ ہے ایک کھلی کھلی دلیل نہیں ہے کیونکہ ایک متعصب منکر جس کی نظر باریک بین نہیں ہے کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک کامل تعلیم بھی ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ پس اگرچہ یہ دلیل ایک دانا طالب حق کو بہت سے شکوک سے مخلصی دے کر یقین کے نزدیک کر دیتی ہے لیکن تاہم جب تک دوسری دلیل مذکورہ بالا اس کے ساتھ منضم اور پیوستہ نہ ہو کمال یقین کے مینار تک نہیں پہنچا سکتی اور ان دونوں دلیلوں کے اجتماع سے سچے مذہب کی روشنی کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اگرچہ سچا مذہب ہزارہا آثار اور انوار اپنے اندر رکھتا ہے لیکن یہ دونوں دلیلیں بغیر حاجت کسی اور دلیل کے طالب حق کے دل کو یقین کے پانی سے سیراب کر دیتی ہیں اور مکذبوں پر پورے طور پر اتمام حجت کرتی ہیں اسلئے ان دو قسم کی دلیلوں کے موجود ہونے کے بعد کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہتی۔" (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲-۵)

مذکورہ بالا بحث سے یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ مذہب کی حقیقی غرض ـــــ یعنی زندہ و قادر خدا پر زندہ یقین و معرفت، اس سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف، اس کی نصرت اور اس کے نشانات و تائیدات کے حصول کی خوش نصیبی ـــــ صرف اسلام قبول کرنے اور اس کی کامل تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ جب سے اسلام کا ظہور ہوا ہے دوسرے تمام مذاہب ان امور سے محروم اور خالی ہو گئے ہیں۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی
تزکیۂ نفوس کرتی
اور اموال کو بڑھاتی ہے

صاحب نصاب احباب و خواتین زکوٰۃ کی ادائیگی فرمائیں! (ناظر بیت المال آمد)

شہر و ضلع لائلپور کی مجالس انصار اللہ کا کامیاب تربیتی اجتماع

لائل پور شہر و ضلع کی مجالس انصار اللہ کا بابرکت تربیتی اجتماع احمدیہ مسجد فضل امین پور بازار میں مورخہ ۱۹ وفا جمعہ کی نماز کے بعد سوا دو بجے زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد جملہ انصار نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔

بعد ازاں مولانا ابو العطاء صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے سورۃ احزاب کی آیت فمنھم من قضٰی نحبہ و منھم من ینتظر کی تفسیر کرتے ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فدائیت اور جاں نثاری کی تابندہ و درخشاں مثالیں دیں۔ اور انصار کو صحابہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی

درس قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے "بیعت کے تقاضے" کے زیر عنوان نہایت احسن پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ سورہ فتح کی آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ کی روشنی میں بیعت کا مفہوم واضح فرمایا

اس کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے "الٰہی سلسلوں میں اطاعت کی اہمیت" کے موضوع پر انصار سے خطاب فرمایا۔ آپ نے مختلف پہلوؤں سے مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ مومنوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ سمعنا و اطعنا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنے نفسوں کو کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے فیصلہ۔ حکم یا ارشاد پر دل میں انقباض تو نہیں پیدا ہوتا۔ اگر یہ بات نہیں تو اس بے نفس زندگی پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہمیں اپنے نفسوں کی فکر کرنی چاہیئے

اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے "اسلام میں مالی قربانی کا مقام" پر انصار سے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم کی تعلیم حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی روشنی میں مالی قربانیوں کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات کا تذکرہ کر کے احباب کو اس اہم اور عظیم ذمہ داری کو بصورت احسن نبھانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے "صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فدائیت" کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ محترم شیخ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے درمیان انس و محبت۔ آقا کا اپنے خدام کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہونا ان کی تالیف قلوب اور خدام کا اپنے آقا کے حضور قربان ہو جانے کی کئی مثالیں بیان کر کے ثابت کیا کہ صحابہ کا یہ گروہ حضور کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ہر آن اور ہر لمحہ اپنا سب کچھ نثار کرنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ سامعین تقریباً آدھ گھنٹہ تک عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی یہ تقریر سنتے رہے۔ اس کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں وقت کے اہم تقاضے" کے زیر عنوان اہم تقریر فرمائی۔

آپ نے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں خلافت راشدہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ خدائی انعام ہے۔ جس کے نتیجہ میں نبی کے مشن کی تکمیل ہوتی ہے اور اسلام کو تقویت ملتی ہے خلافت کا تعلق خدا سے ہوتا ہے اسلئے اس کی کامیابی کا ضامن خود اللہ تعالےٰ ہوتا ہے خلافت راشدہ کے مقابلہ پر دنیا میں قائم کی ہوئی انجمنیں یا دنیاوی طور پر قائم کی ہوئی تحریکیں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتیں۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں وقت کے چار اہم تقاضے بیان فرمائے۔

۱۔ مومن کا کوئی سانس خلافت سے وابستہ ہوئے بغیر آنا چاہیئے۔

۲۔ دین کی تمکنت کے لئے جماعت مومنین کا فرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بے مثال اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ نیز دلی وابستگی کا مظاہرہ کرے

۳۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہوئے حضور کی تحریکوں پر صدق دل سے لبیک کہا جائے (۴) قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں پر زور دینے سے قلوب کی اصلاح کی جائے۔

مولانا صاحب کی تقریر کے بعد مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" مکرم مولوی بشیر احمد صاحب سیال نے مختصر طور پر ماہنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔

پانچ بجے صدر صاحب کی اجازت سے مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب چیمہ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لائلپور شہر نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ زعیم صاحب اعلیٰ نے بڑے اچھے طریق پر مجلس میں جاری شدہ کاموں کی شعبہ وار تفصیل کا تذکرہ کیا۔ صدر اجلاس محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔ محترم نائب صدر صاحب نے ضلعی مجالس کی رپورٹ کارگزاری اور چندوں کا گوشوارہ پیش کرتے ہوئے

ضلع کے

ناظم مکرم پیر عبد الرحمٰن صاحب کو توجہ دلائی کہ وہ ضلع کی مجالس کے کام کو معیاری بنانے کی کوشش فرماویں اور شہر کی مجلس کے کارکنان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ ضلع کی مجالس کو بیدار کرنے کے لئے مکرم ناظم صاحب کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں تاکہ لائلپور شہر کی طرح انکی مجالس بھی پوری طرح ہوشیار اور کام کرنے والی بن جائیں۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس لائلپور شہر علم انعامی کی مستحق قرار پائی تھی۔

رپورٹ کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے نظم پڑھی اور مولانا ابو العطاء صاحب نے انصار سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے تمام انصار اللہ کو توجہ دلائی کہ موجودہ دور میں برق رفتاری سے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اب آہستہ چلنے کی بجائے دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ اسلئے سب دوستوں کو مسابقت الی الخیر کا بہترین نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔

اختتامی خطاب کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے بارہ میں اپنی نظم پڑھ کر سنائی

اجتماع میں حاضری بڑی خوشکن تھی۔ کثیر تعداد میں مقامی دوستوں کی شرکت کے علاوہ ضلع کی چھیالیس مجالس انصار اللہ کے ۸۰ نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کے طعام وغیرہ کا انتظام مجلس لائلپور کے سپرد تھا۔

مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب زعیم اعلیٰ۔ مکرم چوہدری احمد الدین صاحب نائب زعیم اعلیٰ اور ان کے جملہ ساتھیوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں بڑی محنت سے کام لیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

محمد ابراہیم ایم۔اے
سپرنٹنڈنٹ دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کے کام کی ماہوار رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ یہ رپورٹ فارم مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں قائدین مجالس اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ شعبہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت مرکز میں بھجوا دی جایا کرے

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے جاری رکھیں۔ قائدین مجالس اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کی مجلس کا ہر خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتا رہے اور اس کی ماہانہ رپورٹ مرکز کو بھجوائیں

مہتمم تعلیم

گمشدہ تھیلہ: اڈہ لاریاں سے رحمت بازار تک آتے ہوئے راستہ میں ایک عدد تھیلہ جوکہ سوتی کا بنا ہوا ہے۔ جس میں دو عدد چادریں اور ایک بستہ جس میں شیر بجماعت کی کتابیں تھیں گر گیا ہے جس صاحب کو ملا ہو۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں (رشید احمد محمود چونگی نمبر ۸ ماڈل ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء میں سائنس بلاک برائے جامعہ نصرت کی منظوری اس شرط کے ساتھ عطا فرمائی تھی کہ اس کا نصف خرچ پچھتر ہزار روپے احمدی مستورات برداشت کریں اکتوبر ۱۹۶۹ء سے جامعہ نصرت میں سائنس کا مضمون جاری ہوچکا ہے اور اس سال کے شروع سے تعمیر کا کام جاری ہے۔ روپے کی کمی کی وجہ سے بار بار کام رو کنا پڑتا ہے اس وقت تک ہماری بہنوں کی طرف سے قریباً ستائیس ہزار روپے وصول ہو چکے ہیں اور اڑتالیس ہزار روپے کا جمع کرنا ان کے ذمہ ہے۔ ایک زندہ جماعت کی خواتین کی شان کے شایاں نہیں کہ جو ذمہ داری ان کی سپرد کی جائے اسے وہ سستی سے ادا کریں یا ان کے قدم پیچھے ہٹ جائیں۔ وہ عورتیں جو ایک قلیل عرصہ میں مسجد کے لئے پانچ لاکھ روپے جمع کر سکتی ہیں۔ ان کے لئے صرف پون لاکھ کی رقم جمع کرنی مشکل نہ تھی۔ تساہل کی وجہ یہ ہے کہ اس تحریک کی اہمیت عہدہ داروں نے مستورات کے سامنے پورے طور پر بیان نہیں کیا

اب عمارت کا کام شروع کیا جا چکا ہے اسلئے ضروری ہے کہ اس سال چندہ کی بقیہ رقم پوری کر دی جائے۔ اعلان کیا گیا تھا کہ تین سو روپے یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام سائنس بلاک پر کندہ کروائے جائیں گے اس وقت تک صرف ۲۸ بہنیں ایسی ہیں جنہوں نے تین سو یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے نام لکھوانے عنقریب شروع کر دئے جائیں گے بعد میں لکھوانے مشکل ہوں گے۔ اس لئے جو بہنیں استطاعت رکھتی ہوں وہ تین سو روپے اس فنڈ میں بھجوا دیں انشاء اللہ عنقریب ان کے نام کندہ کروا دئے جائیں گے۔ کیا سارے پاکستان میں سے ایک صد خواتین ایسی نہیں نکل سکتیں جو تین سو روپے دے کر اس ثواب میں حصہ لیں؟ صرف ان کے ہی یہ رقم دینے سے بقیہ رقم پوری پوری ہو سکتی ہے۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ آیا:-

صفیہ بیگم صاحبہ ٹیکسلا	۱۰/-
محمودہ رشید صاحبہ ٹیکسلا	۱۰/-
لجنہ نورنگر خادم	۱۴/۹۰
لجنہ ڈیرہ غازی خاں	۲۹/-
بیگم بشریٰ بشیر بہاولپور	۵/-
بیگم پیر عبدالعزیز بہاولپور	۲/-
لجنہ ڈسکہ کوٹ	۵/-
" دارالرحمت غربی الف ربوہ	۱۱/-
" دیوہ ماجرہ	۱/-
خورشید بشریٰ پروین صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ کالج خواتین برائے سیالکوٹ شہر	۳۰۰/- اپنی والدہ جہاں آرا بیگم کی طرف سے
لجنہ شیخ پور	۲۱/-
لجنہ جھنگ صدر	۱۲۳/۵۰
" گرمولہ ورکاں	۴۴/۲۵
" نوکوٹ	۵

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

برادرم چوہدری دین محمد صاحب ساکن علینووالی ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۹ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے — مرحوم موصی تھے انہیں ربوہ لایا گیا۔ ۱۹ جولائی کو بعد نماز ظہر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔

(اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے جو کہ ۳۰ اگست تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

انٹرویو:- روزانہ ۸ بجے صبح سے ۱ بجے شام تک۔ ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول۔

نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

وقف جدید کی طرف مشرقی پاکستان کے دوست خاص توجہ فرمادیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں متعدد ایسے احباب ہیں۔ جو مسلسل کئی سال سے وقف جدید کو عطیہ جات عطا فرما رہے ہیں۔ مولائے کریم نے ان کے اموال میں بھی برکت دی ہے۔ اور انہیں دینی اور دنیاوی لحاظ سے بھی عزت اور مرتبہ کا مقام عطا فرمایا ہے۔

ایسے احباب کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے کہ جب وہ عطیہ جات مقامی انتظام کے ماتحت۔ سیکرٹری صاحب مال یا صدر صاحبان کو عطا فرما دیں۔ تو ایک کارڈ کے ذریعے۔ دفتر ھذا کو بھی اطلاع فرمادیں کہ انہوں نے اس قدر رقم بطور چندہ فلاں تاریخ کو عطا فرمادی ہے۔ تاکہ ان کے اسمائے گرامی کے سامنے ان کے عطیہ جات کا مکمل حساب رکھا جا سکے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ نومبر۔ دسمبر کو عطا کی جانے والی رقوم ہمارے خزانے میں ۱½-۲ ماہ کے بعد داخل ہوتی ہیں۔ اور پھر اس صورت میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ کس سال کی رقم ہے۔ موجودہ سال کی یا گذشتہ سال کی؟

امید ہے سیکرٹری صاحب مال۔ اور صدر صاحبان بھی اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ بہت ہی اچھا ہو۔ اگر ہر ماہ کے آخر پر وہ یہ تفصیل بھیجدیا کریں۔ کہ اس ماہ میں فلاں صاحب نے اتنی رقم فلاں مد میں عطا فرمائی ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شکریہ احباب

ہم ان تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کے تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ جنہوں نے ہمارے والد بزرگوار حضرت خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ مرحوم کی وفات پر ہم سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ چونکہ فرداً فرداً سب کو خط لکھنا مشکل ہے اسلئے بذریعہ اخبار ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو خواجہ صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکساران:- میجر محمد طیب سلیم احمد عبدالسلام۔ جمیل لاج ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع پتہ	وعدہ	ادائیگی
محترمہ سیدہ امۃ السلام ہیڈ مسٹرس گرلز سکول منڈھ رانجھا	۵۰۰	۲۰۰
محترم اظہر علی خاں صاحب میمن سنگھ	۵۰۰	۵۰
" سید عبدالرحمٰن صاحب کینیڈا	۵۰۰۰	۲۰۰۰
" میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر لائلپور	۵۰۰	۲۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۵۰۰	۲۰۰
محترم کیپٹن خادم حسین صاحب (ملک) لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" محمد اکرم صاحب سکندر آباد میانوالی	۵۰۰	۲۰۰
جماعت احمدیہ " "	۷۰۰	۲۲۳
" چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد	۲۰۰۰	
محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب پنڈی گھیب	۵۰۰	۲۰۰
محترم صاحبزادہ منیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
" چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول دارالرحمت "	۵۰۰	۱۰۰
" میر محمد احسن صاحب ابن مولوی محمد جی ہزاروی پوسٹماسٹر گلگت	۵۰۰	۳۰۰
" امتیاز احمد صاحب راجیکی ابن مکرم برکات احمد صاحب راجیکی ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
" اے۔ٹی ایم حق صاحب پولیس لائن کمیلا مشرقی پاکستان	۲۰۰۰	
" برکت حسین صاحب " "	۱۰۰۰	
" اللہ دتا صاحب چاہ گھنے والا ضلع ملتان	۵۰۰	۲۰۰
مجلس انصار اللہ جہلم جہلم	۵۰۰	۱۰۳
مجلس خدام الاحمدیہ جہلم "	۵۰۰	۵۰
" صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مع اہل وعیال	۵۰۰۰	۲۰۰۰
" عبدالرزاق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ	۵۰۰	۵۰
" شیخ عبدالرحیم صاحب مرحوم معہ افراد خاندان لاہور	۲۰۰۰	
" بابا اللہ بخش صاحب کنری	۲۰۰۰	
" حکیم عبدالرحمٰن صاحب معلم اصلاح و ارشاد ۲۰ نمبر شیخوپورہ	۵۰۰	۱۰۰
" خواجہ منیر احمد صاحب ڈھاکہ	۵۰۰	۱۰۰
" " نذیر احمد صاحب "	۵۰۰	۱۰۰
" احمد آئینۃ الرحمٰن صاحب "	۵۰۰	۵۰
محترمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ منجانب والدین و بزرگان مرحوم اچھرہ - لاہور	۱۰۰۰	
محترم شیخ عبدالکریم صاحب و شیخ حبیب احمد صاحب معہ اہل وعیال بدوملہی	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری محمد اکرم گوندل صاحب منگلا ڈیم جہلم	۵۰۰	۵۰
" محمد زمان عباسی صاحب دھرمپورہ لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" میاں نذیر احمد صاحب انجینئر دارالذکر "	۵۰۰۰	
" شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد "	۵۰۰۰	
" کمانڈر عبداللطیف صاحب مزنگ "	۲۵۰۰	۱۰۰۰
" الحاج چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ و مرحوم والدین اور بہن بھائی جھنگ صدر	۲۰۰۰	
" چوہدری محمد شفیع صاحب معہ اہل وعیال و والدین "	۱۰۰۰	
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالحلیم صاحب معہ مرحوم والدین "	۵۰۰	۵۰۰
محترم محمد افضل طاہر صاحب اسلام آباد	۳۱۰۰	
" مرزا شمیم احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" ملک منیر احمد صاحب اعجاز چٹاگانگ	۵۲۵	۲۲۵
محترم رفیق احمد صاحب بٹ تورسکہ ستیال سیالکوٹ	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری ہدایت علی صاحب محمود آباد فارم تھرپارکر	۵۰۰	۲۰۰

استانیوں کی ضرورت

احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں:

۱۔ ایف۔ اے۔ سی۔ ٹی ۲ کس — جو مندرجہ ذیل مضمون پڑھا سکیں
ہائی کلاسز۔ ہوم اکنامکس
حصہ مڈل۔ جنرل سائنس

۲۔ جے وی۔ ٹرینڈ ۲ کس — جو دینیات میں اعلیٰ مقام رکھتی ہوں اور ۲۵ سال سے عمر کم نہ ہو

شرائط:۔ درخواستیں معہ مکمل کوائف۔ عمر۔ قابلیت اور تجربہ ملازمت امیر یا صدر مقامی کی تصدیق کے ساتھ بنام مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول مورخہ ۲۰/۸ سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔

گریڈ تنخواہ:۔ ایف۔ اے۔ سی۔ ٹی ۱۲۰-۵-۲۰۰-۷/-۲۳۵
جے وی ٹرینڈ ۸۵-۴-۱۲۵/۵-۱۶۰

انٹرویو کی صورت میں خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔
منتخب ہونے کی صورت میں رہائش وغیرہ کا انتظام معلمہ کو خود کرنا ہوگا۔ انتظامیہ پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

(مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول۔ سیالکوٹ)

نوٹس نیلام عام محصول چونگی

برائے سال ۷۱-۱۹۷۰ء از یکم ستمبر ۱۹۷۰ء تا جون ۱۹۷۱ء

ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ اپنی آمدنی محصول چونگی بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔ نیلامی مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء بروز بدھوار بوقت ۴ بجے شام ٹاؤن ہال ربوہ میں ہوگی۔ خواہشمند حضرات نیلامی میں شامل ہوں۔ نیلامی میں وہی حضرات حصہ لے سکیں گے جو نیلامی سے قبل دفتر ٹاؤن کمیٹی میں دو ہزار روپیہ زر ضمانت جمع کرا دیں گے۔ کاروباری حضرات اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ شرائط نیلام دفتری اوقات کے درمیان دفتر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر

عبدالعزیز جاوید۔ بی اے سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ
مورخہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۷۰ء

(۷۰/۱۶۷/ح۔م۔ح)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا شیخ اقبال احمد عرصہ سے معدہ کے زخم کی وجہ سے علیل چلا آرہا ہے اور پیٹ میں درد رہتا ہے۔ کبھی افاقہ ہو کر دوبارہ تکلیف شروع ہو جاتی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچے کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ (خاکسار شیخ سبحان علی چک ۲/۱۲ ب سودھی۔ ضلع لائلپور)

۲۔ خاکسار کی والدہ جو کافی کمزور اور بوڑھی ہیں تجربہ ۵ سال لاہور میں بیمار ہیں علاج ہو رہا ہے۔
خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں اور لاہور میں اپنے بیٹے ڈاکٹر طاہر محمود کے پاس ٹھہر کر علاج کروا رہی ہیں دونوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ڈاکٹر عبدالحق ملک بھلوال

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

نذرانہ امور عامہ کی اجازت سے آپ کی جائیداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

جزا و سزا کا انکار کرنے سے ہر قسم کی بدیوں پر دلیری پیدا ہو جاتی ہے

جزا و سزا کا سلسلہ اِس دُنیا میں بھی جاری و ساری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ الماعون کی آیت ارئیت الّذی یکذّب بالدّین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب بھی جزا و سزا کا مُنکر کوئی انسان ہو جائے گا اسے ہر قسم کی بدیوں پر دلیری پیدا ہو جائے گی۔ ہزاروں ہزار نیکیاں انسان ڈر کے مارے کرتا ہے اور ہزاروں ہزار نیکیاں انسان امید کے ساتھ کرتا ہے۔ جزا و سزا سے مراد اُخروی جزا و سزا ہی نہیں بلکہ جزا و سزا کا سلسلہ اس دنیا میں بھی چلتا ہے اور قرآن کریم میں متواتر بیسیوں جگہ پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگلے جہان سے ہی جزا و سزا شروع نہیں ہوتی بلکہ اِسی جگہ سے شروع ہو جاتی ہے۔ انبیاء کے منکروں پر جو عذاب آتا ہے یا قانونِ قدرت کو توڑنے والوں کو جو سزائیں ملتی ہیں وہ اگلے جہان سے شروع نہیں ہوتیں بلکہ اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہیں۔ پس اِس جگہ یہ مراد نہیں کہ جو جنت و دوزخ کا قائل نہیں بلکہ مراد اعمال کا بدلہ ہے خواہ اِس دنیا میں ملے خواہ اگلے جہان میں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جو جنت و دوزخ کے قائل نہیں لیکن جزا و سزا کے قائل ہیں وہ بھی ہزاروں بدیوں سے بچے رہتے ہیں مثلاً بعض لوگ ایسے ہیں جو قومی خرابیوں کے نتائج کے قائل ہیں وہ یہ مانتے ہیں کہ بعض قسم کے کیریکٹر پیدا ہو جائیں تو قوم تباہ ہو جاتی ہے اور بعض قسم کے کیریکٹر پیدا ہو جائیں تو قوم تباہی سے بچ جاتی ہے مثلاً تعلیم اگر کسی قوم میں آ جائے، سچ کی عادت اگر کسی قوم میں راسخ ہو جائے، محنت کی عادت اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے، قربانی اور ایثار کا مادہ اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو وہ قوم ترقی کر جاتی ہے۔ یہ بھی جزا و سزا ہی ہے۔ چنانچہ جن قوموں میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ان باتوں کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور پیدا ہوتا ہے وہ اپنی اصلاح کر لیتی اور ترقی کر جاتی ہیں۔ یورپ کی قومیں چونکہ عیسائیت کی قائل ہیں اِس لئے وہ جزا و سزا کی منہ سے قائل ہیں مگر عملاً دہریہ ہیں آئندہ زندگی کی امید ان میں سوائے جہال کے یا سوائے پادریوں کے ایک خاص طبقہ کے اَور کسی میں نہیں پائی جاتی لیکن انہوں نے تاریخ کے گہرے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ ضرور نکال لیا ہے کہ عام طور پر لوگوں میں جو یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بعض کام بے نتیجہ رہ جاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے کوئی کام بے نتیجہ نہیں رہتا۔ انفرادی کام بھی اور قومی کام بھی، ہر کام کے نتائج آخر ضرور نکلتے ہیں۔ اچھے کام کے اچھے نتائج نکلتے ہیں اور بُرے کام کے بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کی رضامندی یا نارضامندی کی خاطر نہیں بلکہ جو قانونِ قدرت انہیں دُنیا میں رائج نظر آتا ہے اُسے دیکھتے ہوئے وہ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ ایسا کوئی فعل نہیں جو بے جزا یا بے سزا کے رہے۔ اِس وجہ سے وہ قومی اخلاق پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سچ اس لئے نہیں بولتے کہ خدا تعالےٰ خوش ہوگا۔ وہ سچ اس لئے نہیں بولتے کہ سچ بولنے سے جنت ملتی ہے بلکہ وہ سچ اس لئے بولتے ہیں کہ سچ کے بغیر اعتبار پیدا نہیں ہوتا اور اعتبار کے بغیر تعاون پیدا نہیں ہوتا۔ یا اگر ہم سچ نہیں بولیں گے تو غیر قوموں میں ہمارا اعتبار نہیں رہے گا اور ہماری تجارت ترقی نہیں کریگی۔ ہندوستان کی غیر ملکوں سے کروڑوں روپیہ کی تجارت تھی جو جھوٹ بولنے کی وجہ سے سب کی سب تباہ ہو گئی۔ اِس کے مقابلہ میں یورپ کا آدمی بھی انفرادی طور پر جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتا ہے مگر وہ ایسا جھوٹ نہیں بولتا جو قومی نقصان کا موجب ہو۔"

(تفسیر کبیر سورہ الماعون صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

مکرم فضل الرحمٰن صاحب چغتائی کی وفات

میرے بڑے ماموں مکرم فضل الرحمان صاحب چغتائی (ابن حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ بھیروی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۲۹ر وفا ۱۳۴۹ ہش (جولائی ۱۹۷۰ء) کی شام کو میو ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ اسی شب ماڈل ٹاؤن لاہور میں ادا کی گئی اور جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ۳۰ر وفا کو قبل از دوپہر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے پلاٹ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

میرے ماموں جان مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ، متوکّل علی اللہ، متدیّن، شعائر اسلامی کے پابند، ہمدرد، حلیم، کم گو، بے نفس، دعاگو، صابر و شاکر اور سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔

مرحوم نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے آپ کے پانچ فرزند اور ایک لڑکی ہے۔ بیوی کی وفات پر بہت صبر کا نمونہ دکھایا۔ دوسری بیوی سے آپ کو اللہ تعالےٰ نے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا عطا فرمایا۔ یہ چاروں بچے چھوٹی عمر کے ہیں۔

ہسپتال میں آپ کا ہرنیا کا آپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد آپ نے ہوش کی حالت میں بستر پر نماز ظہر ادا کی اور باتیں کرتے رہے لیکن پھر اچانک بے ہوشی طاری ہو گئی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی وفات کا صدمہ ہمارے خاندان کے لئے بالخصوص ان کے بیوی بچوں کے لئے بہت شدید ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میرے ماموں مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور آپ کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں نیک و خادمِ دین بنائے۔

خاکسار منصور احمد عمر۔ ربوہ)

ماہنامہ "خالد" کا تازہ شمارہ

ماہِ ظہور (اگست ۱۹۷۰ء) کے "خالد" میں آپ کیا پائیں گے!

مستقل مضامین کے علاوہ ــــ

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلسِ علم و عرفان
- قرآنی دعائیں
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت و سوانح
- ماہنامہ "خالد" کی تاریخ
- مکرم نصیر احمد خان صاحب مبلّغ لبنان و افریقہ کا انٹرویو
- سپین میں مسلمانوں کی حکومت
- موجودہ مسیحیت میں پولوس کا حصہ۔

علاوہ ازیں سائنس، نفسیات، لسانیات، حیوانیات، سیر و سیاحت، افکار، مسائل اور زبان و ادب کے تحت بہت مفید، دلچسپ اور علمی مضامین ــــ اس کے علاوہ اَور بہت کچھ۔

اس شمارہ کے بارہ میں از راہِ کرم اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواستِ دعا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ ایم۔اے عربی فائنل کا یونیورسٹی کا امتحان شروع ہے۔ تمام بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر شاندار کامیابیوں سے اپنے فضل سے نوازے۔

خاکسار بشارت الرحمٰن ایم۔اے
صدر شعبہ عربی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴